ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ہفتہ وار نمبر — قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم یکشنبہ

جلد ۳۱	۱۱ ماہ وفاء ۲۲ ۱۳ ہش	۸ رجب ۱۳۶۲ھ	۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ وفاء ۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی صحت کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ آج صبح پونے آٹھ بجے حضور کا ٹمپریچر ۹۷.۸ تھا کھانسی میں پہلے کی نسبت قدرے زیادتی رہی کل حضور نماز جمعہ کے لئے اپنی کوٹھی سے قریب ہی ایک دوسری کوٹھی میں تشریف لے گئے ٭ حضور کی صحت کے متعلق ۹ وفاء کو دس بجے دن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام جو خط لکھا۔ اس میں تحریر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کل دن میں نسبتاً اچھی رہی۔ بخار بھی کم رہا۔ شام کو ایک گھنٹہ کے لئے سیر کی۔ پہلے کچھ دور تک ڈانڈی میں سوار ہو کر گئے۔ اور چڑھائی والا حصہ طے کیا۔ پھر پیدل سیر کی۔ اور واپسی تک ڈانڈی پر سوار نہیں ہوئے۔ رات کو نیند اچھی آگئی اور آج صبح طبیعت اچھی ہے الحمد للہ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں — حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی

روزنامہ الفضل قادیان ۸ رجب ۱۳۶۲ھ

میرے مضمون حالات حادثہ بھامبڑی کے متعلق ایک سوال کا جواب

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت قادیان)

چند دن ہوئے۔ الفضل میں میرا ایک مضمون حادثہ بھامبڑی کے متعلق شائع ہوا تھا۔ اس پر مجھے مکرمی قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے۔ چونکہ ممکن ہے۔ کہ یہ سوال بعض اور دوستوں کے دل میں بھی پیدا ہوا ہو۔ اس لئے میں اس خط کا جواب۔ اخبار کے ذریعہ عرض کرتا ہوں پہلے میں مکرمی قاضی صاحب کا خط درج کرتا ہوں۔ اور اسی کے نیچے اپنا جواب۔ جناب قاضی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لاہور ۸ وفاء ۲۲ ہش

مکرمی حضرت میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حادثہ بھامبڑی کے متعلق آپ کا مضمون الفضل میں نکلا ہے۔ مگر جو باتیں اس حادثہ کے متعلق سننے میں آئی ہیں۔ اُنسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض باتیں جو آپ نے اپنے مضمون میں لکھی ہیں۔ وہ آپ کی چشمدید نہیں بلکہ آپ نے دوسروں سے سن کر لکھی ہیں۔ میرے خیال میں تو آپ کو اس بات کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ آپ اس قسم کا مضمون لکھتے۔ جس میں دوسروں سے گزرے ہوئے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں کے بعض احباب نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ مناسب نہیں تھا۔ بلکہ آپ کو صرف اپنے چشم دید حالات تک اپنے مضمون کو محدود رکھنا چاہیئے تھا۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

فقط والسلام

خاکسار محمد اسلم پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

میرا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب قاضی صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں نے اخبار الفضل میں بھی لکھا تھا۔ سارے واقعات میرے دیکھے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن الفضل کو چونکہ جلسہ بھامبڑی کے تفصیلی واقعات کی ضرورت تھی۔ اور میں اس وفد کا امیر تھا۔ جو بھامبڑی گیا تھا۔ اس لئے الفضل کے ذمہ وار آدمیوں نے مجھ سے خواہش کی۔ کہ میں واقعات لکھ دوں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ کوئی واقعہ بھی جو ایک لمبے وقت اور لمبے فاصلہ پر پھیلا ہوا ہو۔ اُسے کوئی شخص کلیۃً چشم دید نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے میں نے واقعات کی تکمیل کے لئے اس میں ایسے واقعات بھی شامل کر دئے تھے۔ جو میں نے دوسروں سے سُنے تھے گو خود نہیں دیکھے تھے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صرف چشمدید واقعہ کا بیان کرنا عدالتی بیان کی خصوصیت ہے۔ اگر عدالت میں مقدمہ گیا۔ تو بے شک میں صرف وہی بیان دوں گا جو میں نے خود دیکھا تھا۔ لیکن اگر اس نظریہ کو اخباروں کے بیان پر بھی چسپاں کیا جاوے۔ تو پھر تو کوئی اہم واقعہ اخباروں میں آ ہی نہیں سکتا۔ کونسا اخبار ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ ہر اہم واقعہ کے ہر ٹکڑہ کے چشمدید گواہ جمع کرے اور ان کے حوالے سے اپنا مضمون مکمل کرے۔ نہ اس خصوصیت کو کوئی اخبار آج تک نباہ سکا ہے اور نہ آپ الفضل سے کسی نامہ نگار سے اس کی امید کر سکتے ہیں۔ پس آپ کو میرا مضمون ایک نامہ نگار کی حیثیت سے پڑھنا چاہیئے۔ نہ کہ ایک چشمدید گواہ کے طور پر۔ والسلام۔ سید محمد اسحاق

ضروری تصحیح

الفضل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مکمل خط تشحیذ الاذہان سے نقل کیا گیا تھا۔ اس کے شروع میں "از جانب" کی بجائے "از جناب" لکھا گیا ہے۔ اسی طرح آخری خط جو مولوی عبد الجبار غزنوی کے نام چھپا ہے اسکے شروع میں بھی "اخی" کی بجائے "اخوی" پڑھنا چاہیئے

اخبار احمدیہ

تبدیلی تعریف نبوت کے متعلق غیر مبایعین سے مناظرہ

احباب کے استفسار پر یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے۔ کہ غیر مبایع مبلغ مولوی عمر الدین صاحب سے تبدیلیٔ تعریف نبوت کے متعلق انعامی مناظرہ کی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ جو فرقان ۱۹۴۳ء میں شائع کر دی گئی ہیں شرائط کے مطابق خاکسار نے پہلا پرچہ مولوی عمر الدین صاحب کو بھیجدیا ہے۔ یہ مناظرہ کل نو پرچوں پر مشتمل ہوگا۔ اور غالباً نو دس ماہ میں ختم ہوگا۔ اس کے بعد کل پرچے حکم صاحبان کے فیصلہ سمیت شائع کئے جائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مناظرہ کے ذریعہ غیر مبایع اصحاب پر حق کو واضح کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مقام کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اللھم آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

موضع بھابڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف قرارداد

جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی کے ایک غیر معمولی جلسہ میں موضع بھابڑی میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ کے معزز افراد پر حملہ کے خلاف افسوس اور حقارت کا اظہار کیا گیا۔ نیز افسران بالا کو متوجہ کیا گیا۔ کہ وہ مفسدین کے خلاف مناسب کارروائی کریں تا ایسی ظالمانہ حرکات وقوع میں نہ آئیں۔ متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ کہ ان قرار داد کی نقول ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ کمشنر صاحب لاہور۔ اور چیف سیکرٹری صاحب گورنر پنجاب۔ ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں روانہ کی جائیں۔ خاکسار سردار محمد اکبر قیصرانی۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

خان بہادر چودھری نعمت اللہ خان صاحب کا افسوسناک انتقال

خان بہادر چودھری نعمت اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ قریباً ۱۴ روز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہنے کے بعد ۳ جولائی کو ½۱۲ بجے اپنے گاؤں موضع نڈار ضلع جالندھر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ کورٹ انسپکٹر مرحوم و مغفور کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت سادہ مزاج۔ ملنسار خوش خلق اور غریب پرور انسان تھے۔ ہندوستان کی سب سے پہلی کواپریٹو یونین (نڈار) کے بانی اور اس کے پریذیڈنٹ تھے۔ سنٹرل کواپریٹو بنک جالندھر کے بھی پریذیڈنٹ رہے۔ آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر کے ممبر تھے۔ مرحوم نے دو لڑکے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مذہب اور اخلاق

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مذہب اخلاق کا نام نہیں بلکہ مذہب کے معنی ہیں خدا شناسی

(۱)

یہ جو اخلاق ہیں۔ یہ دین نہیں
اصل ہے دیں کی "با خدا ہونا"
یعنی مذہب "خدا شناسی" ہے
نہ کہ لوگوں میں خوشنما ہونا

(۲)

اخلاق خود مذہب نہیں۔ مذہب کی گو بنیاد ہیں
ان کے بھی اچھے ہوتے ہیں مذہب سے جو آزاد ہیں
ہے حق شناسی اصلِ دیں۔ لیکن نہ ہوں جو باخدا
گو صاحبِ اخلاق ہوں۔ عقبیٰ میں پر برباد ہیں

درخواست ہائے دعا

(۱) علی احمد صاحب ٹھیکیدار جو بھابڑی میں مخالفین کے ہاتھوں سخت مجروح ہوئے تھے۔ تا حال بیمار ہیں (۲) قیس صاحب قادیان کے بھائی عبد السلام صاحب ڈبل نمونیہ سے بیمار ہیں۔ (۳) عبد العزیز صاحب پنشنر محلہ غلام نبی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) عبد المالک صاحب متعلم جامعہ کے بھائی چودھری غلام رسول صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں (۵) بابو محمد بشیر صاحب سیالکوٹی آسنسول میں لمبے عرصہ سے بیمار ہیں (۶) مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر بعض مشکلات میں ہیں (۷) ڈاکٹر عبد الغفور صاحب اور ضلع جالندھر چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست برائے جنازہ غائب

میری بیلی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کے بڑے ماموں میاں شہاب الدین صاحب آف کروڑ ضلع ہوشیارپور جو چند سال سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے گزشتہ دنوں لدھیانہ میں وفات پا گئے۔ غیر احمدی رشتہ داروں نے احمدیوں کو اطلاع کئے بغیر خود ہی جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا ہے۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ احباب مرحوم کا غائبانہ جنازہ پڑھ کر ممنون فرمائیں خاکسار

ابو العطاء جالندھری

دعائے مغفرت

(۱) ۲۹ جون ۱۹۴۳ء دفعتہً حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مولوی شرف الدین خان صاحب کوتوال پنشنر سابق رام کور کا بمقام ریاست جاوڑہ انتقال ہو گیا۔ مرحوم بہت ہی مخلص احمدی تھے ان کے گھر والے اور رشتہ دار سب مخالف تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید احمد وکیل رام پور (۲) ۳ جولائی خاکسار کی بھانجی فوت ہو گئی۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔ عبد الحمید عباس قادیان (۳) میری لڑکی عزیزی رقیہ بیگم ۳۰ جون فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار مبارک احمد کمپونڈر از پشاور (۴) میری ممانی مسماۃ کلثوم بیگم صاحبہ ۲۷ جون ۱۹۴۳ء کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے ۵ لڑکے اور ایک چھوٹی لڑکی اپنی یادگار چھوڑے۔ مرحومہ بہت سی خوبیاں رکھتی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید مبارک بخاری از بھوپال

حکومتِ برطانیہ اور مسلمانوں کے تعاون کا نتیجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت مفید اور قیمتی مشورہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر علماء اور گدی نشینوں نے عوام کو حضور کے برخلاف برانگیختہ کرنے کا جو طریق اختیار کیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان جذبات شفقت و ہمدردی میں ذرہ بھر بھی تغیر پیدا نہ کیا۔ جو آپ کے دل میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام لیواؤں کے لئے موجزن تھے۔ حضور خود فرماتے ہیں ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اِیناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

احمدیت اور اس کی مخالفت کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ احمدیت کے بانی علیہ السلام کے خلاف حکومت کو کن کن طریقوں سے اکسایا گیا اور کہلانے والے علماء اور مسلمان اہل سیاست نے کس طرح سے حکام وقت کے کان بھرے۔ تا وہ کسی طرح خدا کے برگزیدہ کو گرفت میں لا سکیں۔ لیکن ان کی اس روش اور حکومت کے بعض نادان کارندوں کی طفلانہ حرکات کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی۔ آپ نے ابتداء سے حکومت برطانیہ کی مذہبی آزادی کے باعث اس سے تعاون کی تلقین کی۔ اور آپ نے ابتدا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لیوا ہونے کے باعث مسلمانوں سے ہمدردی کا حکم دیا یہ مسلک ہمیشہ قائم رہا۔ اور آج بھی جماعت احمدیہ اسی پر قائم ہے۔

مسلمانوں کی خیرخواہی خیرسگالی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف مسلمانوں کو یہ تعلیم دی۔ کہ محسن گورنمنٹ کے ساتھ صدق دلانہ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف آپ نے حکومت برطانیہ کو سمجھایا۔ کہ مسلمانوں کو دبانے اور کچلنے کی پالیسی سراسر غلط اور ضرر رساں ہے۔ ظاہر ہے کہ بالعموم فاتح قوم پہلی حکمران قوم کے افراد کو پنپنے سے روکنا ضروری سمجھتی ہے۔ اسی طریق کے مطابق انگریز جب ہندوستان میں برسرِ حکومت ہوئے۔ تو ان کے اس طبقہ نے جن کے ہاتھوں میں زمامِ حکومت تھی مسلمانوں کو نیچے کرنا اور غیر مسلموں کو ترجیح دینا شروع کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیصرۂ ہند ملکۂ معظمہ وکٹوریا کے نام ایک مفصل خط لکھا جس میں مسلمانوں کے ایامِ سلطنت کے تذکرہ اور بعض اعمال حکومت برطانیہ کی غلط روی کے بیان کے بعد تحریر فرمایا:۔

وَاللّٰہِ اِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ فِیْ اِکْرَامِہِمْ وَرَدِّ عِزَّتِہِمْ اِلَیْہِمْ بِبَعْضِ الْمَنَاصِبِ وَالْعَطِیَّاتِ وَمَا اَرٰی خَیْرًا فِیْ حِیَلِ اسْتِیْصَالِہِمْ وَقَتْلِہِمْ کَالْحَیَّاتِ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اَوْ تُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا بِحُکْمِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ فَاَشْفِقِیْ عَلَیْہِمْ اَیَّتُہَا الْمَلِیْکَۃُ الْکَرِیْمَۃُ الْمُشْفِقَۃُ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکِ" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۳۷)

ترجمہ۔ بخدا ساری بھلائی مسلمانوں کی عزت افزائی اور بعض عہدوں و جاگیروں کے ذریعہ ان کی کھوئی ہوئی شان کے واپس کرنے میں ہے۔ میرے نزدیک ان کے کچلنے اور سانپوں کی طرح قتل کرنے کی پالیسی میں کوئی نفع نہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی انسان نہ مر سکتا ہے۔ اور نہ جلاوطن کیا جا سکتا ہے۔ مگر آسمانوں کے خدا کے حکم سے۔ پس اے معزز اور مہربان ملکہ تو مسلمانوں سے شفقت سے پیش آ۔ خدا تجھ پر احسان کرے گا۔"

یہ درست ہے کہ جس طرح دو ہزار برس پیشتر رومی حکومت حضرت مسیح ناصری کی آواز کو درخورِ اعتنا نہ سمجھتی تھی۔ اور اس زمانہ کے احبار یہود اس برگزیدہ کی اس بات کے شنوا نہ ہوئے۔ کہ "جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو (لوقا $\frac{۲۰}{۲۵}$) اسی طرح برطانی حکومت کے ارباب حل وعقد نے اس مشورہ کی پوری قدر نہ کی اور مسلمانوں کے جمہور نے اس خیرخواہی سے لبریز تلقین پر پورے طور پر عمل نہ کیا۔ لیکن ایک حد تک حکومت برطانیہ اور مسلمانوں کے معتدبہ سمجھدار طبقہ نے اس تعلیم کو قبول کیا۔ اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ابھی حال میں برطانی وزیر مستعمرات مسٹر آلیور سٹینلے نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"برطانیہ ان مسلمانوں کا رہینِ منت ہے۔ جنہوں نے اس تاریک گھڑیوں میں بڑے استقلال اور ہمت سے اس کا ساتھ دیا۔ اور وہ چیزیں حاصل کرنے میں اس کی طرف دستِ تعاون بڑھایا۔ جس کی اسے ضرورت تھی۔ مسلمانوں کی قدیم ثقافت اور مذہبی عقائد میں جمہوریت کے وہ اصول بھی نمایاں طور پر شامل ہیں۔ جو عہد جدید کی پیداوار ہیں۔ جنگ کے بعد ہمیں جو نئی دنیا بنانی ہے۔ یہ بہتر ہوگا۔ کہ اس کی تعمیر میں اس ثقافت کا کچھ حصہ شامل کیا جائے۔"

(روزنامہ انقلاب ۲۷ جون ۱۹۴۳ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ گزشتہ تعاون کا کیسا مفید نتیجہ نکلا ہے۔ اور حکومت برطانیہ اور مسلمانوں کے مستقبل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑا ہے۔ تعاون کا یہ بڑا پھل ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت سے وفاداری کی تعلیم دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو نقصان پہونچایا۔ اور ان کے لئے باعزت زندگی حاصل کرنے میں روک پیدا کر دی اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے اصول آہستہ آہستہ احرار یورپ کے دلوں میں گھر کر رہے ہیں۔ اور وہ ابھی سے اپنی نئی دنیا کی تعمیر میں اسلام کی قدیم ثقافت کا کچھ حصہ داخل کرنے پر آمادہ ہیں۔ اگر اسلام کو اس کی اصلی شکل میں پورے دور سے ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو بالکل ممکن ہے کہ یورپ کی یہ جنگ اسلامی تہذیب و ثقافت کے قیام کے لئے کھاد کا کام دے۔ اور خدا کے وعدے جلد ظہور پذیر ہو جائیں۔ لیکن بہرحال اس تعارف کی بنیادی اینٹ وہ تعاون ہے جو حکومت برطانیہ اور مسلمانوں میں ہونا چاہیئے۔ جس کی اہمیت اور ضرورت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے پچاس برس پیشتر حکومت برطانیہ اور مسلمانوں پر واضح کر دیا تھا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ اس قیمتی اور مفید مشورہ کی اہمیت اور بھی نمایاں ہوتی جائے گی۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندہری

عالمگیر عذاب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴ر مئی ۱۹۴۳ء (جو پیغام صلح مورخہ ۲۰ر مئی ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا ہے) میں موجودہ جنگ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ظاہر ہے کہ یہ عذاب کل دنیا پر محیط ہے۔ اور جو لوگ ان اقوام (عیسائی) کے زیر اثر ہیں۔ وہ بھی اور دوسرے لوگ بھی کسی نہ کسی رنگ میں اس عذاب کا مزا چکھ رہے ہیں۔ ہمارے ملک سے یہ جنگ بہت دور ہے، مگر ظاہر ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اس مصیبت کا مزا چکھ رہا ہے۔ خدا کی طرف سے ایک عالمگیر سزا آئی ہے اور ہر ایک شخص اس میں حصہ لے رہا ہے۔ کھانے کی چیزیں موجود ہیں کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں۔ مگر ملتی نہیں اس سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا۔ لوگوں میں طاقت نہیں کہ انہیں خرید سکیں۔ پہننے کے لئے لباس موجود ہے۔ مگر لوگ اسے خرید نہیں سکتے۔ ہماری جماعت بھی اس کے اندر شامل ہے"

غیر مبایعین حضرات غور فرماویں۔ کہ اس عالمگیر عذاب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس عذاب کی اللہ کریم نے پہلے ہی سے قرآن مجید میں خبر دے رکھی ہے۔ جیسے فرمایا وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا (پ ۱۵) اور پھر ساتھ ہی قرآن مجید میں یہ بھی لکھا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (پ ۱۵) اگر ان دونوں آیتوں کو ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف ایک رسول کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول کا آنا اس زمانہ میں ضروری ہے۔ یہ کہنا کہ فلاں فلاں رسول کے زمانہ میں یہ یہ عذاب آئے۔ ان لوگوں کے خیال کے بموجب تو جب کل دنیا میں عذاب شروع ہوگیا۔ اس وقت کوئی رسول نہ آیا۔ تو اس بات کا کیا اعتبار رہا۔ کہ پہلے زمانہ میں جو عذاب آتے تھے ان رسولوں کے انکار سے ہی آتے تھے۔ کیسی صاف بات تھی کہ آخر زمانہ میں سخت عذاب آئیں گے۔ اور ساتھ ہی لکھا تھا۔ کہ جب تک رسول مبعوث نہ کرلیں عذاب نہیں بھیجتے ہیں اس سے بڑھ کر صاف پیشگوئی اور کیا ہوسکتی ہے۔ زمانہ کی موجودہ حالت بھی اس بات کو ظاہر کر رہی ہے۔ کہ کوئی رسول آئے۔" (الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پھر فرمایا:۔

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

پھر فرمایا:۔

"خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کریگا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے۔ تب ہر قوم میں ماتم پڑیگا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔ یہی معنے خدا کے اس الہام کے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس برس کا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں پورا ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سُنے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲)

حضرت اقدس کے مندرجہ بالا کلمات طیبات اور آیات قرآن الحکیم سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ یہ عالمگیر عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کے انکار کے باعث آیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھکر صاف پیشگوئی اور کیا ہوسکتی ہے۔ کیا غیر مبایعین حضرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات اور آیات قرآنی سے مستفید ہونیکی کوشش کریں گے؟

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

خاکسار (شیخ) نیاز محمد عفی عنہ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس

جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسہ میں مخالفین کی ہلڑ بازی

۵ جولائی ۱۹۴۳ء۔ گذشتہ شب بعد نماز عشاء حسین پورہ مشمولہ میں جماعت احمدیہ امرتسر کا تبلیغی جلسہ بصدارت سید بہاول شاہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد گیانی محمد اکبر علی خاں صاحب نے "صداقت اسلام ویدوں کی رو سے"۔ اور "کرشن کی آمد ثانی" پر مبسوط تقریر کی۔ گیانی صاحب نے سنسکرت منتر اس خوش اسلوبی اور خوش الحانی سے پڑھے۔ کہ حاضرین عد درجہ محظوظ ہوئے۔ گیانی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد ایک دوست نے "احمدیت کا تعارف" کے موضوع پر تقریر کی۔ ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے۔ کہ غیر احمدیوں نے خواہش کی۔ کہ ہم مسجد میں نماز عشاء ختم کرلیں۔ تو پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہو چنانچہ پون گھنٹہ توقف کیا گیا۔ دوبارہ تقریر شروع ہوئی۔ تو غیر احمدی مولوی صاحب نے قریب ہی ایک دوکان پر کھڑے ہوکر احمدیوں کے خلاف پبلک کو بھڑکانا چاہا اور اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ پھر چند نافہم اور نااہل لوگوں نے کرسیوں اور بنچوں پر کھڑے ہو ہو کر نعرے لگائے اور نہایت بیہودہ اور ہتک آمیز آوازے کسے۔ پھر خوردسال بچوں کے گروہ جلسہ گاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اقدس میں گالیاں نکلنے کے لئے بھیجے۔ جب اس طرح بھی وہ گڑبڑ پیدا کرنے میں ناکام رہے تو صاحب صدر اور لیکچرار صاحبان پر روڑے اور کنکر مارنے شروع کئے۔ گندی نالیوں سے کیچڑ اٹھا اٹھا کر پھینکتے رہے۔ صاحب صدر مقررین اور سٹیج کے ارد گرد بیٹھے ہوئے احمدی احباب کے کپڑے اور چہرے گندگی سے لت پت کر دئے۔ تقریر اس طوفان بدتمیزی میں جاری رہی۔ اس تقریر کے بعد مولوی عبد المالک صاحب مبلغ سلسلہ نے نہایت رقت آمیز پیرایہ میں اس تعلیم کا ذکر فرمایا۔ جو سراپا مساوات اور رواداری پر مشتمل ہے۔ جس کو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے قائم کیا۔ اور کہا۔ کہ ہائے افسوس! ہمارے یہ بھائی اس تعلیم کا عملی نمونہ یہ دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس قوم پر رحم فرمائے۔

مولوی صاحب تقریر فرما ہی رہے تھے کہ مسلح ہجوم نے سٹیج پر حملہ بول دیا۔ میز توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے میز پوش گم کرلیا۔ بعض احباب کی پگڑیاں چھین لیں۔ اور نہتے۔ مظلوم اور پر امن احمدیوں کو دھکے دئے۔ دریاں کھینچنی چاہیں۔ مخالفین کا ایک گروہ گیس توڑنے

کے لئے بار بار حملہ آور ہوا لیکن ناکام رہا۔

اس موقعہ پر صاحب صدر نے احمدی احباب کو پُر امن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے احباب سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر اطمینان اور وقار کے ساتھ بیٹھے رہیں۔ گالیاں سنکر دعا دیں۔ ظلم و ستم برداشت کریں اینٹ پتھر کیچڑ اور غلاظت کو اپنے بھائیوں کی طرف سے محبت اور عقیدت کے پھول سمجھیں۔ اور کسی قسم کی اشتعال انگیزی کا شکار ہونے سے بچیں۔ اور بہادروں کی طرح مار کھا کر سنتِ نبویؐ کا احیاء کریں۔ تمام احباب جماعت پُر امن طریقہ سے اپنی اپنی جگہوں پر قائم رہے۔ اور اپنے مالک حقیقی کے آگے سربسجود تھے۔ کہ الٰہی! یہ قوم نہیں جانتی کہ مخالفت کا کیا انجام ہوتا ہے۔ تو ہی اپنے فضل سے ان کی آنکھیں کھولدے اور انہیں حق کے قبول کرنیکی سعادت بخش۔ ڈیڑھ بجے شب تک یہ شور و غوغا جاری رہا۔ صاحب صدر کی اختتامی تقریر اور دعا پر جلسہ برخاست ہُوا۔ انتظام جلسہ میں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

خاکسار (میاں) محمود احمد

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر

بقایا کی معافی کی درخواستیں دینے والوں کو اطلاع

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو جماعتیں بقایا کی معافی کے لئے مرکز میں درخواستیں بھجوائیں۔ وہ اس بات کی تصدیق کریں۔ کہ اس میں کسی موصی کے حصہ آمد کا بقایا تو شامل نہیں ہے۔ کیونکہ حصہ آمد کے بقائے کا معاف کرنا نظارت ہذا کے اختیار میں نہیں ہے۔

ناظر بیت المال

کیا حضرت بابا نانک صاحب نبی تھے؟

(۱)

کچھ عرصہ ہُوا۔ کہ الفضل میں ایک مضمون "بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی" کے عنوان کے ماتحت شائع ہُوا تھا۔ اس میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا تھا کہ لاہور کے ایک پروفیسر عبد المجید خاں صاحب ایم اے نے حضرت بابا نانک صاحب کو نبی لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے پروفیسر صاحب موصوف کے ایک خط کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ سکھ کتب سے ظاہر ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو نبی ہونے سے انکار تھا۔ نیز سکھ کتب اس بات پر بھی شاہد ہیں۔ کہ بابا صاحب نے کوئی مذہب ایجاد نہیں کیا۔ اور گورو گوبند سنگھ صاحب نے صریح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ پہلے گورو صاحبان کسی مذہب کے بانی نہ تھے۔ اور سکھ صاحبان آج جس مذہب کے پابند ہیں وہ حضرت بابا نانک صاحب کے کافی عرصہ بعد عالم وجود میں آیا۔ ان حالات میں پروفیسر صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتے۔ لیکن آپ نے اپنے جواب میں اس بات پر زور دیا کہ نبی کے لئے دعویٰ ضروری نہیں

جناب پروفیسر صاحب نے اس بحث میں نبی کی ایک تعریف بھی کی ہے جو کوئی شرعی حجت نہیں۔ بلکہ انکی خود ساختہ تعریف ہے نیز وہ ایسی عام ہے کہ اسکی رُو سے پروفیسر صاحب کو باباجی ہی کیا بلکہ امت محمدیہ کے ہزارہا اولیاء کرام کو نبی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ سب کے سب ان اوصاف حمیدہ کے مالک تھے جو پروفیسر صاحب نے نبوت کی تعریف میں بیان کئے ہیں۔ شیر پنجاب کے ایڈیٹر صاحب پروفیسر صاحب کے مؤید ہیں۔ حالانکہ اگر پروفیسر صاحب کی پیشکردہ تعریف کی رو سے حضرت بابا نانک صاحب کو نبی تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر ان کو سکھ بزرگ بھائی بڈھا بھائی گورداس اور بھائی منی سنگھ اور بھائی کھنیا صاحبان وغیرہ کو بھی نبی ماننا پڑے گا۔ اور اس قسم کے نبیوں اور گوروؤں کا سلسلہ ان کو گورو گوبند سنگھ کے بعد بھی جاری تسلیم کرنا پڑے گا۔

اس سلسلہ میں جناب سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر شیر پنجاب نے بھی حضرت بابا نانک صاحب کو نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپنے اپنے مضمون کے ابتدائی حصہ میں "پیغام صلح" کا زیر بحث حوالہ بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ایڈیٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت سے اپنا منشاء پورا ہوتا نہ دیکھ کر اس میں تحریف کر دی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے۔ کہ

"پیغام صلح" میں فرمایا۔ کہ:۔

یہ بے ریب سچ بات ہے۔ کہ نانک کا وجود ہندوؤں کے لئے خدائی رحمت تھا۔ اور چونکہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ اس نے نہایت کوشش کی تھی۔ کہ ان کے دلوں سے اس دشمنی کو دور کرے۔ جو وہ اسلام کے بارے میں رکھتے تھے"۔ (شیر پنجاب ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء)

یہ عبارت پیغام صلح میں اس طرح نہیں ہے بلکہ سردار امر سنگھ صاحب نے اپنے پاس سے بنا کر حضور کی طرف منسوب کر دی ہے۔ آپنے علاوہ اور رد و بدل کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ" یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا" کو "چونکہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا" میں تبدیل کر دیا۔ ایڈیٹر صاحب اور پروفیسر صاحب دونوں نے ہی اوتار سے مراد پیغمبر اور نبی لیا ہے اور پروفیسر صاحب نے تو یہاں تک ہوئے کر دیا ہے۔ کہ "اردو کی کوئی لغت اٹھا کر دیکھئے۔ اوتار کے معنے پیغمبر رسول اور نبی ہیں"

ہم ذیل میں چند ایک مشہور لغات کے حوالہ جات پروفیسر صاحب کی تسلی کے لئے پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ اوتار:۔ "ولی خدا رسیدہ آدمی۔" (نور اللغات)

(۲) "معصوم صفت۔ نیک۔ فرشتہ خو۔ مقدس" (فرہنگ آصفیہ)

(۳) "ولی خدا رسیدہ آدمی" (لغات فیروزی)

(۴) "پارسا۔ نیک آدمی" (مخزن المحاورات مصنفہ چرنجی لال)

اب ان حوالہ جات کی موجودگی میں پروفیسر صاحب اپنے ارشاد پر خود ہی غور فرمالیں۔

پروفیسر صاحب اور ایڈیٹر صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب کی نبوت کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح کے ص۲۸ کے حوالہ پر دیانتداری سے رکھی ہے۔ تو پھر ان کو اس کا سیاق سباق مدنظر رکھ کر صحیح نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ حضور اسی ص۲۸ پر حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی جنم ساکھی میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہُوا ہے۔ کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا۔ اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی۔ . . . . وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہُوا تھا۔ کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے"۔ (پیغام صلح ص۲۸)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت بابا نانک صاحب کو اسلامی عقائد کا پابند تسلیم فرماتے ہیں۔ اور منجملہ اسلامی عقائد کے ایک قطعی عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صریح الفاظ میں فرما چکے ہیں

لیس بینی و بینہ نبی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں“ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

پس ان حالات میں پروفیسر صاحب موصوف کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کے سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے بابا نانک صاحب کی نبوت کو ثابت کرنا صحیح طریق نہیں۔ ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب کو یاد رہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے شری رام رائے کو سچا گورو تسلیم کیا تھا جیسے کہ مشہور سکھ مؤرخ بھائی صاحب بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے رام رائے کے حق میں کہا کہ:۔ ”بولے رام رائے گور ساچا“

(گور پرتاپ سورج گرنتھ رت انسو ۳)

یعنی گورو صاحب نے فرمایا کہ رام رائے سچا گورو ہے۔ اسپر سکھوں کے مشہور ودوان بھائی ویر سنگھ صاحب نے ایک نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ کہ ”اس جگہ گورو اوتار سے مراد نہیں۔ گورو اوتار تو دو ہو نہیں سکتے۔ وہ صرف ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے جو اسوقت کلغیدھر صاحب آپ ہیں“

(گور پرتاپ سورج گرنتھ ص۴۷۱)

اب ایڈیٹر صاحب بتائیں کہ رام رائے کو وہ کیا سمجھتے ہیں۔ نیز بھائی ویر سنگھ صاحب کی تشریح کے متعلق اون کا کیا خیال ہے۔ کیونکہ بھائی صاحب کی تشریح یہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے رام رائے کو مجازاً گورو کہا ہے۔ حالانکہ بھائی صاحب گورو صاحب کے فرمان سے کوئی قرینہ پیش نہیں کر سکے بلکہ اونہوں نے صرف اپنا ایک عقیدہ ہی پیش کیا ہے۔ اب اگر کوئی صاحب گورو گوبند سنگھ صاحب کے اس فرمان سے یہ استدلال کرے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب رام رائے کو سچا گورو تسلیم کرتے تھے تو کیا وہ ایڈیٹر صاحب کے نزدیک صحیح ہوگا۔ اگر نہیں تو کیوں۔

معاصر شیر پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”ست بچن“ کی فارسی کی ابتدائی نظم بھی بابا نانک صاحب کی نبوت کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ حالانکہ اس نظم میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو بابا نانک صاحب کو نبی ثابت کر رہا ہو۔ کچھ عرصہ ہوا۔ رسالہ امرت کے ایڈیٹر سردار عجائب سنگھ صاحب نے اس نظم سے بعض اشعار پیش کر کے لکھا تھا کہ یہ کشمیر کے ایک پنڈت نے حضرت بابا نانک صاحب کے لئے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آج ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب نے اوس نظم سے باباجی کو نبی ثابت کرنا چاہا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب اس کتاب کو غور سے پڑھ لیتے۔ تو اون کو معلوم ہو جاتا کہ اس میں باباجی کی نبوت ثابت نہیں کی گئی۔ بلکہ آپ کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے کہ بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے جو بغیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی“ (ست بچن ص۳۱)

اب ایڈیٹر صاحب خود ہی غور فرمالیں کہ ”میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو“ کے مصداق ”قادیانی (احمدی) حضرات“ ہیں یا آپ؟

اس سلسلہ میں ایڈیٹر صاحب نے مفتی بن کر ایک فتویٰ بھی صادر فرمایا ہے۔ کہ:۔

”پروفیسر عبدالمجید خان کا جواب اسلامی نقطہ نگاہ سے قاطع برہان اور لاجواب ہے“

معلوم نہیں کہ یہ کونسا اسلامی نقطہ نگاہ ہے اسکی ایڈیٹر صاحب نے کوئی تشریح نہیں کی۔ اگر پروفیسر صاحب کا نظریہ بقول سردار رام سنگھ صاحب اسلامی نقطہ نگاہ ہی ہے تو پھر وہ اسکی کوئی تائید بھی تو پیش کریں۔ ورنہ پروفیسر صاحب کا باباجی کو نبی قرار دینا اور ایڈیٹر صاحب کا اسکو اسلامی نقطہ نگاہ بیان کرنا من ترا حاجی بگویم تو مرا ملاں بگو کا مصداق ہوگا۔ خاکسار عباد اللہ گیانی قادیان

سیرت حضرت ام المومنین کیلئے مواد کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ میں اس سال حضرت ام المومنین کی سیرت شائع کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کے رحم اور کرم پر بھروسہ کر کے سیرت کا کام شروع کر دیا ہے۔ اگر الٰہی نصرت میرے شامل حال رہی۔ تو میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک سیرت چھپ جائے گی۔ اس سلسلہ میں میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے چند درخواستیں کرنی چاہتا ہوں۔

(۱) چونکہ میں عرصہ سے بیمار ہوں اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ کہ میں اس کام کو بدرجہ اکمل پورا کر سکوں۔

(۲) جن احباب اور خواتین کی نگاہ میں کوئی امر سیرت میں محفوظ رکھنے کے قابل ہو۔ خواہ وہ ترتیب سے تعلق رکھتا ہو یا تصنیف سے۔ وہ ازراہ کرم مجھے اس سے آگاہ فرما دیں۔ تاکہ اسے ملحوظ رکھا جا سکے۔

(۳) جن بھائیوں اور بہنوں کے علم میں حضرت ام المومنین کی سیرت کے سلسلہ میں کوئی ایسی بات ہو۔ جو قابل طباعت ہو۔ وہ مجھے لکھ کر بھیجدیں۔ میں ممنون ہونگا۔ یہ امور خواہ آپکی سیرت سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا سوانح سے یا آپ کی دعاؤں کی قبولیت یا آپ کی برکات و فیوض سے۔ بہت سے احباب کو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایسے رویا دکھائے گئے۔ جن میں حضرت ام المومنین کی برکات کا اظہار تھا۔ ایسے احباب ایسے رویا ہی لکھ دیں۔

کسی بہن کے پاس حضرت ام المومنین کا کوئی ایسا خط ہو۔ جس میں کسی دینی۔ اخلاقی۔ روحانی بات پر روشنی پڑتی ہو تو وہ اس کی نقل بھیجکر ممنون فرما دیں۔

حضرت ام المومنین کا وجود سلسلہ کے لئے ایک نہایت بابرکت وجود ہے۔ ان کی سیرت کے لئے مواد جمع کرنے کے لئے میں دور دراز کے علاقوں یا ہر شہر و قصبہ میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ اگر اس کے علم میں اس سلسلہ میں کوئی بات ہو۔ تو وہ مجھے لکھ کر بھیجدے۔ کیونکہ یہ قومی امانت ہے۔ اور جو شخص اسے چھپاتا ہے۔ وہ ایک پاک فرض کی ادائیگی میں کوتاہی برتتا ہے۔ اور دنیا کو اس فیض سے محروم کرتا ہے۔ اس لئے احباب اپنے گھروں میں اپنی بیویوں بیٹیوں بہوؤں یا ماؤں بہنوں سے اچھی طرح پوچھ کر معلوم کر لیں۔ اگر کوئی بات ان کے علم میں آئے تو وہ مجھے لکھیں۔ اس طرح سیرت ام المومنین میں ان راویوں کا ذکر بھی باقی رہ سکے گا۔ جن کی روایات مجھ تک پہنچیں گی۔ مگر اس امر کا خیال رہے۔ کہ کوئی بات یا کوئی رویا یا کوئی ذکر مشکوک نہ ہو۔ وہی بات لکھی جائے جو بالکل یقینی اور قطعی ہو۔

چونکہ کتاب لکھی جا رہی ہے۔ اس لئے اسپر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ میں تو اپنا فرض ادا کر دونگا۔ اور جن کے علم میں کوئی بات تھی۔ اور انہوں نے اسے اپنی غفلت سے عمداً چھپایا۔ تو وہ عنداللہ جوابدہ ہوگا۔

ہر ایک مشورہ یا واقعہ قابل طباعت مجھے اس پتہ پر بھیجا جائے۔ ممنون ہونگا

شیخ محمود احمد عرفانی معرفت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد دکن۔

ایک نہایت ضروری اعلان

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے احباب کی طرف سے یہ اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ وہ ۳۱ر جولائی تک اپنا سال نہم کا چندہ ادا کر لینے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ تا وہ سابقون اولون کے دُوسرے دور کے ثواب میں شامل ہو سکیں۔ اور اس میں ایسے احباب کی اطلاع بھی ہے۔ جن کا وعدہ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ بلکہ نومبر میں جو نویں سال کا آخری مہینہ ہے۔ دینے کا تھا۔ مگر ان کا ایمان، ان کا اخلاص انہیں کہہ رہا ہے۔ کہ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ر جولائی تک ادا کر کے شامل ہونا ضروری ہے۔ اور بعض زمیندار جماعتوں کے کارکنوں اور افراد کی طرف سے بھی اسی قسم کی اطلاع ملی ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ کارکنان سے یہ درخواست کرنا ضروری ہے۔ کہ ان کو تحریک جدید کا جس قدر روپیہ وصول ہو جائے۔ وہ ۳۱ر جولائی تک مرکز میں ارسال کرنے کی فکر کریں۔ اور روپیہ کے ساتھ ہی اسم وار تفصیل بھی دے دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ روپیہ تو ارسال کر دیں۔ مگر اسم وار تفصیل کوپن پر یا بیمہ میں نہ دیں۔ جب تک اسم وار تفصیل بیمہ کے ساتھ نہ ہو گی۔ محاسب ایسی رقم کو تحریک جدید میں داخل نہ کرے گا۔ اس طرح ان کا روپیہ ارسال کرنا نہ کرنا برابر ہو جائے گا۔

پس تحریک جدید کا ہر ایک سیکرٹری مال نوٹ کر لے۔ کہ اسے ۳۱ر جولائی کی شام تک اپنا تمام روپیہ معہ تفصیل مرکز میں داخل کرنا ہے۔ تا سو فیصدی رقم ادا کرنے والوں کے نام حضرت کے حضور پیش ہو سکیں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضروری گذارش

الفضل کے بعض خریدار اصحاب اس خیال سے کہ دی۔ پی کے زائد اور غیر ضروری خرچ سے بچ جائیں۔ دفتر کو یہ ہدایت دے دیتے ہیں کہ ان کے نام وی پی ارسال نہ کیا جائے۔ وہ چندہ خود بخود ادا کر دینگے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایسے اصحاب میں سے بہت کم ہیں جو از خود بر وقت چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بیشتر اصحاب کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور ہم جب انتظار کے بعد وی پی ارسال کرتے ہیں۔ تو پھر وہ گلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل خلاف اصول ہے جو دوست ہمیں وی۔ پی کے ذریعہ چندہ وصول کرنے کی ممانعت کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ بر وقت بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ تو اپنے فرض سے کوتاہی کرتے ہیں۔

ہم تمام ایسے دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ وی۔ پی کے متعلق تحریری یا زبانی ممانعت کر دینا کافی نہیں۔ ہمیں بر وقت رقم ملنی ضروری ہے امید ہے متعلقہ احباب اس نہایت ضروری امر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں گے ؛

(مینجر)

ضرورت ہے

ایک واقف و تجربہ کار پٹواری یا قانون گو اور پیروی مقدمات کے کسی لائق اپیل نویس کی۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہوگا۔

سندات درخواست کے ساتھ ہوں

المشتہر :- خان محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ دار السلام قادیان دار الامان

چندہ کا بقایادار عُہدہ دار نہیں ہو سکتا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایسی جماعت میں جس کے چندہ دینے والے احباب کی تعداد اکیس یا اس سے زائد ہو۔ کارکن صرف ایسے ہی اشخاص مقرر کئے جائیں۔ جو پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ دیتے ہوں۔ اور انکے ذمہ بقایا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال)

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ جولائی۔ فوڈ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر عزیز الحق نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ ہندوستان بھر میں لوگوں کو سستے کپڑے کی بہم رسانی کے لئے سخت اقدامات کرنے والی ہے۔ اور دوسری کئی تجاویز بھی حکومت کے زیر غور ہیں۔ گورنمنٹ دھات کے سکے بنانے کے متعلق تجاویز بھی غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۸ جولائی۔ ملک میں خوراک کی صورت حالات کو بہتر بنانے کے متعلق حکومت ہند کے فیصلوں کا اعلان آج صبح ممبر خوراک سر عزیز الحق نے خوراک کانفرنس میں کیا۔ یہ فیصلے حسب ذیل ہیں قصباتی رقبوں میں فوراً راشن کی سکیم کو نافذ کر کے اسے بتدریج ترقی دی جائے۔ (۲) اس مرحلہ پر زیادہ سے زیادہ نرخ مقرر نہ کئے جائیں۔ لیکن سب اشیاء کے نرخوں کو کم کرنے اور اس کے اتار چڑھاؤ کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائے (۳) صوبوں اور ریاستوں کو اپنے اپنے علاقہ میں نرخوں پر کنٹرول کرنے کی آزادی ہوگی (۴) ہندوستان بھر میں تمام صوبے اور ریاستیں ذخیرہ کرنے والوں اور منافع بازوں کے خلاف مہم فوراً بے رحمی سے شروع کر دیں۔ (۵) نارمل حالات کو بحال کرنے کے سوائے کسی بھی حالت میں آزاد تجارت کے طریقے پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ (۶) بنیادی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گورنمنٹ یا تو براہ راست گندم خریدے گی یا ایجنسیوں کی معرفت جو صوبائی اور ریاستی گورنمنٹوں کے پورے کنٹرول میں ہوگی۔

نئی دہلی ۸ جولائی۔ حکومت ہند کے ممبر خوراک سر عزیز الحق اور ممبر جنگی ٹرانسپورٹ سر ایڈورڈ بینتھل لاہور روانہ ہو رہے ہیں تاکہ ہندوستان کے ان صوبوں کو جہاں خوراک کی قلت ہے غلہ بھیجنے سے متعلق مسائل پر حکومت پنجاب کے محکمہ خوراک کے افسران سے بات چیت کریں۔

کراچی ۸ جولائی۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

ویسٹ منسٹر ۸ جولائی۔ جب سے انگریزوں اور امریکنوں نے شمالی افریقہ کے ساحل پر قبضہ کیا ہے۔ بحیرۂ روم میں محوریوں کے ۷ لاکھ ٹن کے جہاز غرق اور تین لاکھ ٹن کے ناکارہ کر دیئے ہیں۔

ناگپور ۸ جولائی مسٹر جی۔ ایس۔ دیشپانڈے ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ یہاں آجکل اناج کا بہت قحط ہے۔ اور بہت سے آدمی اسی کے بیچ پس کر ان پر گزارہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۸ جولائی۔ آج مسٹر ایمری نے کامنز میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۹۴۲ء میں ہندوستان میں فوجی اور سول پنشنوں کے سلسلہ میں برطانیہ میں ۷۰۰، ۱۴ اشخاص کو ۹۸۰۰۰، ۳ پونڈ دیئے گئے۔ اس کے علاوہ برطانوی فوج کے افسروں اور سپاہیوں کو ہندوستان میں سروس کی بناء پر محکمہ جنگ کو تقریباً دس لاکھ پونڈ دیئے گئے۔

دہلی ۹ جولائی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی طیاروں نے برما میں بوتھیڈانگ کے علاقہ میں زور کی بمباری کی۔ بہت سے بم نشانہ پر لگے۔ جاپانی جھونپڑیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ اور کافی نقصان پہنچایا گیا۔ اکیاب پر بھی حملہ کیا اور ۳ جاپانی کشتیوں کو غرق کر دیا گیا۔ یا نقصان پہنچایا گیا۔ کلیوا کی پہاڑی چوکیوں پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور بہت سی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔

واشنگٹن ۹ جولائی۔ امریکہ کے بحری محکمہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ نیو گنی میں منڈا کو جانے والے خشکی کے تمام راستے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ جاپانیوں نے مقابلہ کی ناکام کوشش کی۔ اتحادی فوجیں منڈا پر دھواں دھار گولے برسا رہی ہیں بہت سے اتحادی طیاروں نے سالا موآ میں دشمن کے ٹھکانوں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ بینا بینا پر ہوائی لڑائی ہوئی۔ جس میں دشمن کے چار طیارے گرائے گئے۔ اور دو کو نقصان پہنچایا۔ ان حملوں میں ایک بھی اتحادی طیارے کا نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۹ جولائی۔ امریکہ میں جنگی سامان کی تیاری کے وزیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس سال کے آخر تک اتحادی ممالک محوریوں کی نسبت تین گنا زیادہ سامان جنگ تیار کرنے لگیں گے امریکہ اور کینیڈا اب تک ایک لاکھ پندرہ ہزار ہوائی جہاز بنا چکے ہیں۔ اسوقت ہر ایک گھنٹہ میں بارہ سے زیادہ ہوائی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔

ماسکو ۹ جولائی۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کرسک کے مورچہ کے شمالی سرے کے آس پاس زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسیوں نے بعض وہ مقامات ان سے چھین لئے ہیں جن پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ روسی فوجیں اب دشمن پر اور کے جوابی حملے کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۸ جولائی۔ آج پارلیمنٹ میں پارلیمنٹری سکرٹری اکنامک وار فیئر نے بیان کیا۔ کہ ہٹلر نے روہر کے علاقہ کو غیر محفوظ سمجھ کر وہاں سے سارے صنعتی کارخانے دوسرے علاقوں میں منتقل کر دئے ہیں۔

لنڈن ۸ جولائی۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اوریل بیالگراڈ کے محاذ پر ہٹلر نے چار لاکھ پچاس ہزار طوفانی سپاہ اتار دی ہے۔ ان میں تیس ہزار بکتر بند فوج ہے۔ سارے دوسرے روسی محاذوں اور یورپ کے محاذ سے کئی ہزار جرمن لڑاکا طیارے اور بمبار بھی اس محاذ پر پہنچا دیئے گئے ہیں۔

ماسکو ۸ جولائی۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ گو دشمن کو بیالگراڈ کے محاذ پر کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن وہ کافی پیش قدمی کر گیا ہے۔ انہوں نے روسی صفوں میں کئی جگہ شگاف ڈال دئے ہیں۔

حیفہ ۸ جولائی۔ جب سے اٹلی جنگ میں شریک ہوا ہے۔ برطانیہ سے تجارتی جہاز پہلی دفعہ بحیرۂ روم کے رستے سیدھا حیفہ پہنچا ہے۔

ڈھاکہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کا فساد بہت پھیلتا جا رہا ہے۔ آج دوپہر تک تین آدمیوں کے قتل کی۔ اور سات آدمیوں کے مجروح ہونے کی اطلاع مل چکی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو اور علاقوں پر آٹھ ہزار روپے کا جرمانہ کیا ہے۔ اس رقم کو ملا کر جرمانوں کی مجموعی تعداد ۲۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ پانچ اشخاص سے زائد اشخاص ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ شہر کے سارے ہوٹل۔ چائے خانے اور شراب کی دکانیں بند کر دی گئی ہیں۔ اسلحہ ساتھ لیکر پھرنا بھی ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر